pdf scan
اسلامی فاؤنڈیشن علوی پورہ بنارس
7275913964

اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کے لئے

رسوماتِ محرم اور تعزیہ

تذکرۂ ذبیح کی نظر میں

عبدالمصطفیٰ رضوان احمد النعمانی

❁ ناشران ❁

انجمن حامیان اسلام نیا چوک بنارس
حسین الدین چشتی ہرتیرتھ بنارس
خلیق الزماں نئی پوکھری بنارس

مفت تقسیم کرنے والوں کو خاص رعایت

ارشادِ گرامی

شیخ المشائخ حضرت دیوان صولت حسین علی خانصاحب قبلہ
سجادہ نشین آستانہ حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

رسالہ "رسوماتِ محرم اور تعزیہ"
کی ترتیب میں صحاح ستہ (بخاری شریف
مسلم شریف وغیرہ) سے جو سندیں اور حوالے
تلاش کر کے درج کئے گئے ہیں، یہ کوشش
صد ہزار آفریں کی مستحق ہے۔ عام افادہ کی
خاطر اسکی اشاعت جسقدر زیادہ ہو، بہتر
ہوگی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے محبوب (روحی فداہ) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ "زمانۂ جاہلیت کے تمام رسومات میرے دونوں پاؤں کے نیچے" (بخاری شریف)

یہ ارشادِ گرامی رسومات کے خوگر منافقین کی آنکھوں میں خار بن کر چبھ گیا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے تھوڑے ہی دنوں بعد ۳۱ھ میں یمن سے مشہور منافق ابن سبا کھڑا ہوا اور اس نے حضرات خلفاء ثلاثہؓ کی شان میں گستاخی کی رسم کا افتتاح ایک تحریک کی شکل میں کیا حضرت علی مرتضیٰؓ پر میرے ماں باپ قربان آپ نے ان منافقین کے خلاف جہاد فرمایا اور ان کی ایک بڑی جماعت کو زندہ آگ میں جلوا دیا۔ (صحیح بخاری بروایت عکرمہ و رجال کشی ص۱۰۸)

دوسری بار ۶۵ھ میں کوفے سے مدعی نبوت مختار بن ابی عبید ثقفی کھڑا ہوا، اس نے بھی ابن سبا کی طرح اپنے محب اہلبیت ہونے کا اعلان کیا اور حضرت علیؓ کے نام سے متعدد رسومات جاری کئے (رحمۃ للعالمین جلد ۲ ص۲۷۶) اس وقت حضرت علیؓ کے دو صاحبزادے عمرؓ اور عبید اللہؓ اور پوتے زین العابدینؓ بحیات تھے ان لوگوں نے مختار کے خلاف سخت آواز اٹھائی، طبقات ابن سعد میں ہے کہ امام زین العابدین نے برسر منبر لعنت بھیجی۔ (صحابہ کرامؓ نے الحاد کا فتویٰ لگایا) اور حضرت علیؓ کے فرزند عمرؓ اور عبید اللہ نے حضرت ابن زبیرؓ کے ساتھ مل کر مختار سے جہاد کیا حضرت عبید اللہؓ تو اتنی بہادری سے لڑے کہ شہید ہو گئے (کتاب المعارف ص۱۳۲) اور حضرت ابن زبیرؓ اس وقت تک لڑتے رہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کر لیا۔

پھر عہدِ عباسیہ ۳۵۶ھ میں یہ فتنہ اٹھا اور معز الدولہ شیعی نے تلوار کی نوک پر رسومات محرم جاری کئے اور صحابہ کرامؓ کی شان میں تبرا کا اضافہ کیا (ابن خلدون، ابن اثیر، تاریخ الخلفاء) چنانچہ پہلے کی طرح اس دور میں بھی بزرگانِ دینؒ، صوفیائے کرامؒ اور اولیاء عظامؒ نے اس کے خلاف جہاد کیا مگر تلوار سے نہیں قلم سے جو فتاویٰ کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

سلام اللہ صدیقی ۱۵ / دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

فتویٰ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

رسومات محرم کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی فرما دیا تھا۔

لیس منا من لطم الخد و دوشق الجیوب۔

جس نے نوحہ و ماتم کیا، منہ نوچا اور گریبان پھاڑا وہ ہماری امت میں نہیں (البخاری جلد اول ص ۱۷۲)

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

جس نے نوحہ پڑھا یا سنا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت (ابو داؤد، ابن ماجہ)

من زار قبر بلا مقبور فکانما عبد الصنم

جس نے ایسی قبر کی زیارت کی جس میں کوئی دفن نہ ہو (جیسے تعزیہ) تو گویا اس نے صنم پرستی کی (رسالۃ المحرم)

فتویٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج الاسلام و تولی فی ذالک قول الامتی۔

جس نے کوئی مصنوعی قبر (جیسے تعزیہ) بنایا یا سوانگ رچایا وہ اسلام سے خارج، اس پر ہیں اور میرے بعد آنے والے بزرگان دین متفق ہیں۔

(الکتب شیعی من لا یحضرہ الفقیہہ ص ۵ بحوالہ رسالہ)

فتویٰ حضرت ابو سفیان ہاشمی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی چچیرے اور آنحضرت صلعم کے دودھ شریک بھائی حضرت ابو سفیان بن حارث ہاشمی متوفی سنہ ۲۰ھ نے وقت رحلت ارشاد فرمایا:- "تم لوگ میرے مرنے کے بعد مجھ پر نوحہ و ماتم نہ کرنا کیوں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں کسی گناہ میں مبتلا نہیں ہوا" (کتاب المعارف ابن قتیبہ ص ۷۱)

فتویٰ اسباط رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ

میری شہادت کے بعد تو نوحہ و ماتم کرنا اور نہ گریبان پھاڑنا بلکہ صبر کرنا۔ (انارۃ البصائر جلد ۲ ص ۲۹۷ و ابن خلدون، طبری و ابن اثیر)

فتویٰ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

میدان کربلا میں آپ کی عمر شریف تقریباً ۲۳ سال تھی، آپ نے کربلا کا دردناک واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا مگر زندگی میں ایک بار بھی نہ واقعہ کربلا کی روایت بیان کی اور نہ غم حسین رضی اللہ عنہ میں کوئی رسم جاری کی بلکہ جب ۶۵ھ میں مختار نے اہلبیت سے متعلق رسومات جاری کئے

تو آپ نے اسکے خلاف سخت احتجاج کیا اور باب کعبہ پر کھڑے ہو کر مختار پر لعنت بھیجی (طبقات جلد ۵)۔

فتویٰ امام اعظم ابو حنیفہ رح اے مسلمانو! حضرت حسین رض کی شہادت کا واقعہ محرم کے پہلے دس دنوں میں مجلسیں کرنا اور رونا ناجائز ہے، اگر تم نے ایسا کیا تو پھر رافضیوں کے مثل ہو جاؤ گے!!

(مطالب المومنین بحوالہ اخبار النجم)

فتویٰ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رح

لو جاز ان یتخذ یوم موتہ یوم مصیبۃ لکان یوم الاثنین اولیٰ بذالک اذ قبض اللہ تعالیٰ نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذالک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبض فیہ۔

اگر حضرت حسین رض کی شہادت والا دن غم کا دن کہنا جائز ہوتا تو اس سے کہیں زیادہ حقدار روز شنبہ کا دن ہے کہ اسی روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۳۷ -

(غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۳۸)

فتویٰ حضرت امام غزالی رح

یحرم علی الواعظ وغیرہ روایت مقتل حسین و حکایتہ وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ یھیج علی بغض الصحابۃ والطعن فیھم ص ۴۲ —

واعظ ہو یا کوئی بھی ہو اس کے لئے حضرت حسین رض کی شہادت کے واقعات بیان کرنا حرام ہیں، اسیطرح صحابہ رض میں جو باہمی نزاع واقع ہوا اس کا بھی بیان کرنا درست نہیں کیوں کہ یہ چیزیں صحابہ کرام کے ساتھ بغض پیدا کرتی ہیں۔

(احیاء العلوم، بحوالہ رسالہ محرم اور تعزیہ داری)

فتویٰ حضرت امام قہستانی رح اگر حضرت حسین رض کی شہادت کا واقعہ بیان کرنا ہو تو اس کے لئے علامہ قہستانی کا یہ فتویٰ جو فقہ حنفی کی مشہور کتاب "العون" درج ہے پیش نظر ہونا چاہئے۔

اذا ذکر مقتل حسین فینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلا یشابہ الروافض۔

جو شہادت حسین رض کا واقعہ بیان کرنا چاہے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ پہلے دوسرے صحابہ کرام (حضرت عمر رض، حضرت عثمان رض، حضرت علی رض) کی شہادتوں کا حال

بھی بیان کرے تاکہ شیعوں کی مشابہت نہ ہو۔ (رسالہ محرم اور تعزیہ داری صہ ۲۷)

فتویٰ حضرت امام ابن حجر مکی رح

ولا یشغل ذالک الیوم الابذالک ونحوہ من عظائم الطاعات کالصوم وایاہ ثم ایاہ ان یشغلہ ببدع الروافض من الندب والنیاحۃ والحزن اذلیس ذالک من اخلاق المؤمنین والا لکان یوم وفاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی بذالک واحرا۔

روز عاشورہ کو بجز روزہ وغیرہ عبادات عظیم کے ہرگز کسی دوسرے شغل میں مشغول نہ ہونا چاہیئے خبردار خبردار۔ روز عاشورہ رافضیوں کی بدعتوں میں ہرگز مبتلا نہ ہونا مثلاً نوحہ وماتم گریہ وزاری اور غم والم وغیرہ کیوں کہ یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔ اگر نوحہ وماتم جائز ہوتا تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا غم منایا جاتا۔ (صواعق محرقہ صہ ۱۰۹)

فتویٰ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رح

طریقۂ اہلسنت آں است کہ دریں روز ھم از مبتدعات فرقۂ رافضیہ مثل ندبہ ونوحہ وعزا وامثال آں اجتناب کنند کہ آں نہ از داب مومناں است

اہلسنت والجماعت کا یہ اصول ہونا چاہیئے کہ عاشورہ کے دن شیعوں کی نکالی ہوئیں بدعتوں مثلاً نوحہ ومرثیہ، تعزیہ داری وماتم وغیرہ سے سخت احتیاط برتیں کیوں کہ یہ کام مومنوں کے نہیں ہیں۔ (شرح سفر السعادت صہ ۴۷۳)

فتویٰ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

"اے بنی آدم! تو نے ایسی فاسد رسمیں اختیار کرلی ہیں جس سے دین متغیر ہوگیا ہے، مثلاً روز عاشورہ کو تم جمع ہوکر باطل حرکات کرتے ہو۔ ایک جماعت نے اس دن کو غم کا دن بنا رکھا ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ یہ سب دن اللہ کے ہیں اور سارے حادثات اللہ کی مشیت سے ہوتے ہیں، اگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس روز شہید کئے گئے تو اور کون سا دن ہے کہ جس میں کسی محبوب خدا کی موت واقع نہیں ہوئی" (تجدید واحیاء دین صہ ۹۹)

فتویٰ حضرت شاہ عبد العزیز رح محدث دہلوی

محرم کی مجلسوں، محفلوں اور تعزیوں کی زیارت نیز گریہ وزاری کے لئے جانا درست نہیں ہے کیوں کہ وہاں کوئی زیارت نہیں ہوتی اور تعزیے جو بنائے

جاتے ہیں وہ لائق زیارت نہیں بلکہ توڑ کر پھینک دینے کے لائق ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد اول)

فتویٰ حضرت مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلیؒ | تعزیہ بنانا علم رکھنا سینہ کوبی کرنا، مالیدہ اور شربت تعزیہ کے سامنے رکھنا، اس پر نذر و نیاز دینا، اس کو تبرک سمجھ کر کھانا چنانچہ یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں۔ اس کا کرنے والا فاسق ہے۔ (فتویٰ مولانا عبدالحیٔ جلد ۲ صـ ۱۰۶، ۱۰۷)

دوسرا فتویٰ :- جب ذکر شہادت امام حسینؓ کیا جائے تو چاہئے کہ پہلے تمام صحابہؓ کی شہادت کا ذکر کر دیا جائے تاکہ رافضیوں سے مشابہت نہ پیدا ہو۔ (〃 جلد ۲ صـ ۳)

فتویٰ امام طریقت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ | علم، تعزیہ، براق، مہندی یہ سب امور جو رائج ہیں کل کے کل بدعت ہیں اور بدعت سے کبھی شوکت اسلام نہیں ہوتی، اور تعزیوں کو حاجت روا سمجھنا جہالت ہے اور اس سے منت مانگنا حماقت ہے اور تعزیہ داری نہ کرنے کے باعث نقصان سمجھنا زنانہ وہم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے حرکات و خیالات سے باز رہنا چاہئے۔

(فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ بریلی)

اس فتویٰ پر متعدد علماء بریلی کے دستخط ہیں۔ (رسالہ محرم اور تعزیہ صـ ۵۹)

محرم کی مجلسوں میں جانا اور سبز و سیاہ کپڑے پہننا حرام ہے | دوسرے فتوے میں اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ — محرم کی مجلسوں میں جانا مرثیہ سننا حرام ہے نیز محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے پہننا علامات سوگ ہیں اور (اسلام میں) سوگ حرام ہے۔

(احکام شریعت جلد اول صـ ۷)

فتویٰ مولانا محمد مصطفیٰ رضا ابن مولانا احمد رضا خاںؒ بریلی | تعزیہ بنانا بدعت ہے، اس سے شوکت اسلام نہیں ہو سکتی، اسمیں مال کا ضائع کرنا ہے۔ اس کے لئے سخت وعید آئی ہے مسلمانوں کو ان باتوں سے خدا محفوظ رکھے۔

اس فتویٰ پر حضرت مولانا شاہ امجد علی صاحب رضوی حضرت مولانا شاہ حسین صاحب رضوی، حضرت مولانا نواب مرزا صاحب رضوی اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بدایونی کے بھی دستخط ہیں۔
(رسالہ محرم اور تعزیہ داری صـ ۴۴)

شہادت نامہ پڑھنا | اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ العزیز کی ایک مستقل تصنیف "رسالہ تعزیہ داری" ہے۔ جسمیں موصوف رقمطراز ہیں:۔

"شہادت نامے نثر ہوں یا نظم جو آجکل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات باطلہ وبے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا سننا خواہ کہیں ہوں مطلقاً حرام وناجائز ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسی خرافات کو متضمن جن سے عوام کے عقائد میں تزلزل واقع ہو تو پھر اور بھی زہر قاتل ہے۔ ایسے وجوہ پر نظر فرماکر امام غزالیؒ وغیرہ ائمہ نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے۔ آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ بالفرض (شہادت نامہ) صرف روایات صحیحہ پر وجہ صحیح پڑھیں تاہم جو ان کے حال سے آگاہ ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت پڑھنے سے ان کا مطلب بھی بہ تصنع رونا بہ تکلف رلانا اور اس رونے رلانے سے رنگ جمانا ہے، اسکی شناعت (یعنی برائی) میں کیا شبہ ہے۔"

(رسالہ تعزیہ داری ص۱۳)

تعزیہ بنانا اور اس پر نذر ونیاز کرنا | کسی نے اعلیٰ حضرت بریلوی سے دریافت کیا:۔

سوال:۔ تعزیہ بنانا۔ اس پر نذر ونیاز کرنا عرائض بامید حاجت برآری لٹکانا کتنا گناہ ہے۔

جواب:۔ افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ وممنوعہ وناجائز ہیں، انھیں داخل ثواب جاننا اور موافق شریعت اور مذہب اہلسنت ماننا اس سے سخت تر خطائے عقیدہ وجہل اشد ہے۔ (رسالہ تعزیہ داری ص۵ مطبوعہ حسینی پریس بریلی)

عشرہ محرم میں سوگ منانا | سوال:۔ بعض سنی عشرہ محرم میں نہ تو روٹی پکاتے ہیں، نہ جھاڑو دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی، اور دس دن کپڑے نہیں اتارتے اور محرم میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔

جواب:۔ یہ باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ (احکام شریعت جلد اول ص۸۹)

علماء بنارس

فتویٰ قطب بنارس حضرت مولانا شاہ رضا علی صاحب | تعزیہ کو شیوالہ سے مشابہت دینے

ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی شیوالہ (مندر) اور تعزیہ بھی خراب چیزوں میں ہے جس کا مٹانا ضروری ہے صحیح مسلم شریف کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص برائی کو دیکھے اگر قدرت رکھتا ہو تو اس کو اپنے ہاتھوں سے مٹا دے ورنہ زبان سے اسکی تردید کرے، اگر اس کا موقع بھی نہیں ہے، تو پھر دل سے اس کو برا سمجھے مگر یہ درجہ ایمان کا بالکل کمزور درجہ ہے۔ (فیوض الرضا صفحہ ۱)

دوسرے فتوے میں ایک حدیث تحریر فرماتے ہیں من زار قبراً بلا مقبور فھو ملعون یعنی جھوٹی قبر (جیسے تعزیہ وغیرہ) کی زیارت کرنے والا ملعون ہے۔ (حررہ محمد رضا علی الحنفی البنارسی غفراللہ لہ)

اس فتوے کی تصدیق مولانا موصوف کے صاحبزادے جناب مولانا مولوی محمد رضا علی بنارسی نے فرمائی ہے۔ (مجموعہ فتویٰ رد تعزیہ صفحہ ۵)

فتویٰ علماء مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس ۱ شیعوں کے مذہبی رسوم (یعنی ماتم، نوحہ، مرثیہ، مجالس اور تعزیہ داری) میں شرکت و مشابہت ناجائز و حرام ہے حدیث شریف آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں سے ہے۔

۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین (ابوبکر صدیق رض، عمر فاروق رض) پر فضیلت دینا بدعت ہے۔ اور کسی صحابی رض کی توہین یا شان میں گستاخی خواہ وہ حضرت معاویہ رض یا حضرت وحشی رض ہی کیوں نہ ہوں تبرا اور رفض ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یعنی صحابہ رض کی محبت اللہ و رسول کی محبت ہے اور صحابہ رض سے دشمنی اللہ و رسول سے دشمنی ہے۔

دستخط حضرت مولانا ابوالعالی شمس الدین احمد الجعفری الرضوی (جونپوری) مدرس مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ

الجواب صحیح دستخط حضرت مولانا مولوی محمد سلیمان الرضوی (بھاگلپوری) شیخ الجامعہ مدرسہ حمیدیہ رضویہ مدنپورہ بنارس۔

دستخط حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مفتی بنارس | اصول اہلسنت والجماعت دکثرہم اللہ تعالیٰ

سوادِ ہم) کے موافق اجوبہ مذکورہ حق وصحیح ہیں ۔ وفقنا اللہ تعالیٰ اتباعہم ۔

ابو نعیم محمد ابراہیم عفرلہٗ بقلم عبد الحئی ۱۶ ۵/۸۱ ھ

آج سے ۱۶ سال قبل ۱۹۴۶ء میں بنارس کے جلیل القدر سنی عالم و مفتی حضرت مولانا حکیم محمد حسین صاحب مدرس مدرسہ گیان باپی نے رسومات محرم کے رد میں ایک رسالہ "فتاویٰ مرضیہ در بارہ امام چوک و تعزیہ" شائع فرمایا تھا جنمیں بنارس کے ۴۲ علمار کرام کے فتاوے تفصیل کے ساتھ نقل کئے گئے تھے ۔ ذیل میں چند علمار کرام کے اسمار گرامی درج کئے جا رہے ہیں :-

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مفتی بنارس ۔ حضرت مولانا حکیم محمد یحییٰ صاحب کمال پورہ ۔ حضرت مولانا یوسف علی صاحب عباسی صدر مدرس مدرسہ مطلع العلوم کمنگڈھہ ۔ حضرت مولانا عبد الجلیل خاں صاحب استاذ مدرسہ مجیدیہ سرائے ہرہا ۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قادری استاذ مدرسہ چراغ علوم رسول پورہ ۔ حضرت مولانا ثنار اللہ صاحب اعظمی اور حضرت مولانا عبید المصطفیٰ صاحب استاذ مدرسہ فاروقیہ مدنپورہ ۔ حضرت مولانا محمد اخلاق احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد عبد الحمید صاحب اشرفی استاذ مدرسہ حمیدیہ رضویہ مدنپورہ ۔ حضرت مولانا عبد الحمید صاحب استاذ مدرسہ مظہر العلوم کچی باغ ۔ حضرت مولانا حکیم بہاء الدین صاحب قطعن شہید وغیرہ ۔

بعض عبرت آموز حقائق

اہلسنت ائمہ اور بزرگان دین کا شروع سے یہ اصول رہا ہے کہ جس طرح محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہلبیت رضی اللہ عنہم پاک پر جان و دل قربان کرتے تھے اسی طرح آپ کے صحابہ کرام پر بھی پروانہ وار فدا تھے ۔ یہ مخلصانہ اصول معاندین صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں ہمیشہ خار بن کر چبھتا رہا ۔ چنانچہ ان کے ہاتھوں اہل سنت کے متعدد اکابر تختۂ مشق ستم بنائے گئے اس سلسلے میں سب سے پہلے جس برگزیدہ ہستی کا نام نامی اسم گرامی لیا جا سکتا ہے وہ جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور دیدۂ فاطمہ زہرا اور

فرزند علی مرتضیٰؓ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مورخین کا متفقہ بیان ہے کہ حضرت حسنؓ کو مدائن میں نیزہ مارا گیا اور مال واسباب لوٹا گیا کیونکہ اس لئے کہ موصوف صحابی رسول حضرت معاویہؓ کی بیعت کرنے اور انھیں اپنا امیر المومنین تسلیم کرنے پر راضی ہو گئے تھے۔

(احتجاج طبرسی ص۱۴۸ کتب شیعی واستیعاب جلد اول تذکرہ حسن بن علی)

حیدر کرارؓ کے دوسرے فرزند سیدنا عبید اللہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام نہاد محب اہلبیت مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے قتل کر دیا تھا ــــ اور یہ اس لئے کہ آپ نے مختار کا ساتھ نہ دے کر صحابی رسول حضرت عبد اللہ ابن زبیرؓ کا ساتھ دیا تھا۔

(کتاب المعارف ابن قتیبہ جلد اول ص۱۳۴ جلاء العیون کتب شیعی)

درویش کامل، صاحب دل اور صوفی مزاج شاعر حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کیا گیا ــــ اور وہ صرف اس لئے کہ موصوف نے بالاخانہ پر چڑھ کر تعزیوں کے جلوس کے خلاف چند کلمات کہدئے تھے۔

(تاریخ ادب اردو ص۱۰۸)

حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب محدث دہلوی کا دایاں ہاتھ امیر الامرا نجف علی خاں ایرانی نے تڑوا دیا تھا ــــ اور وہ صرف اس لئے کہ حضرت محدثؒ نے خلفاء الراشدینؓ کے فضائل ومناقب میں ایک کتاب ازالۃ الخفا قلمبند کی تھی جسمیں معاندین صحابہ کے الزامات کا منھ توڑ جواب دیا تھا۔ (ارواح ثلٰثہ ص۲۴)

نجف خاں نے شاہ صاحب دہلوی کے اہل وعیال کے ساتھ بھی بدسلوکی کی اور انھیں مع زن وبچوں کے دہلی سے نکلوا دیا۔ اور اس شرط کے ساتھ کہ شاہ رفیع الدینؒ پیادہ پا دہلی سے لکھنؤ اور شاہ عبد العزیزؒ پیادہ پا جون پور جائیں۔ (ارواح ثلاثہ ص۲۴)

ایک تذکرہ نگار لکھتا ہے: ــــ کہ جس وقت یہ لوگ نکالے گئے جیٹھ کی تپتی ہوئی دھوپ تھی اور چلنی ہی پڑی دور ــــ ملفوظات عزیزی میں ہے کہ شاہ عبد العزیزؒ صاحب

سخت بیمار تھے مگر ظالموں نے بیماری کی حالت میں جون پور تک پیدل چلنے پر انھیں مجبور کیا۔

پرانی دلی کی مصیبت لکھتے ہوئے شاہ عبدالعزیزؒ صاحب خود ہی ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب ہم پرانی دلی میں تھے تو رافضیوں اور فاسقوں اور حسد کرنے والے بھائیوں سے ہم نے بہت تکلیفیں اٹھائیں"

پھر ان تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"بعض لوگ میرے گھر کے پاس اپنے کوٹھے اور بالا خانوں پر تعزیہ رکھتے اور تبرا کہتے اور (خلفاء ثلاثہ کو) گالیاں دیتے اور اس طرح مجھے ایذا پہونچاتے"

بعض تذکرہ نگار لکھتے ہیں:۔

"دو دفعہ روافض نے شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کو زہر دیا تھا اور ایک مرتبہ آپ کے جسم پر چھپکلی کا اُبٹن ملوادیا تھا جس کے زہر سے تمام بدن میں آبلے پڑ گئے تھے۔

(ارواح ثلاثہ)

غالباً یہ سزا اس وقت دی گئی تھی جب موصوف نے تحفہ اثنا عشریہ تصنیف فرمائی تھی جس کا جواب معاندین صحابہ آج تک نہ دے سکے۔

——— تو یہ تھے وہ خونچکاں مظالم جو معاندین صحابہ کے ہاتھوں بزرگانِ اہلسنت پر ڈھائے گئے!

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضوا عنہ

فضائل حضرات خلفاء الراشدین

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ | بخاری شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ہے کہ "مردوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکرؓ ہیں۔

(جلد اول ص ۵۱۷)

ابوداؤد شریف میں ہے کہ ہماری امت سے جنت میں سب سے پہلے ابوبکرؓ ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۲)

ترمذی شریف میں ہے کہ "ابوبکرؓ غار میں ہمارے ساتھ تھے اور حوض کوثر پر بھی ہمارے ساتھ ہوں گے۔ (ص ۵۲)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت رحلت قریب ہوا تو ارشاد فرمایا۔ ابوبکرؓ بلاؤ میں ان کے لئے وصیت نامہ لکھ دوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہیں دوسرے لوگ اپنا حق نہ جتلائیں (لیکن مجھے امید ہے) اللہ اور اللہ کے مومن بندے سوائے ابوبکرؓ کے کسی کی خلافت پر متفق نہ ہوں گے۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۴۳)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ چار باتوں میں حضرت ابوبکرؓ کو مجھ پر فضیلت ہے۔ (۱) اسلام قبول کرنے میں (۲) ہجرت میں (۳) مصاحبت غار میں (۴) اور شعب ابی طالب میں ہم اپنا اسلام چھپاتے تھے اور وہ علی الاعلان اظہار کرتے تھے۔

(مواہب لدنیہ، ریاض النضرہ)

حضرت امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ صدیق ہیں ــــــ جو انہیں صدیق نہ سمجھے وہ دنیا اور آخرت میں کذاب ہے۔ (مسند دارقطنی و کشف الغمہ کتب شیعی)

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں۔ صحابہؓ میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

(احتجاج طبرسی ص ۲۳ کتب شیعی)

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ

بخاری شریف میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد ہے کہ عمرؓ جس راستہ سے گذرتے ہیں شیطان وہاں اس راستہ سے کترا جاتے ہیں۔ (فضائل عمرؓ بن خطاب)

ترمذی شریف میں ہے کہ عمر رضؓ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق جاری کر دیا ہے۔
(فضائل حضرت عمر رضؓ)

طبرانی نے اوسط میں حضرت رسول اللہؐ کا ارشاد بسند صحیح نقل کیا ہے جس نے عمر رضؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر رضؓ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے رکھی۔
(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲)

ایک موقع پر ارشاد ہے۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضؓ ہوتے۔
(سیرت فاروق اعظم صفحہ ۵۶)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کے جنازہ کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا تھا "حضرت عمر رضؓ! آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے مانند اعمال حسنہ کر کے میں بھی خدا کے حضور میں جانے کی آرزو کرتا۔ (جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

اسی موقع پر حضرت علی رضؓ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابو بکر رضؓ و عمر رضؓ اسلام میں مقام بلند رکھتے تھے۔ ان کی وفات اسلام کے لئے ایک گہرا زخم ہے۔
(ضمیمہ نہج البلاغت صفحہ ۲۷۵ کتب شیعی)

بخاری شریف میں حضرت محمد بن حنیفہ رحؒ سے منقول ہے کہ میرے والد حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ ابو بکر رضؓ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر رضؓ ہیں۔ (فضائل حضرت عمر رضؓ)

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضؓ

بخاری شریف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں عثمان رضؓ سے شرم کیوں نہ کروں جبکہ ملائکہ ان سے شرم کرتے ہیں۔
(فضائل حضرت عثمان رضؓ)

ترمذی شریف میں ہے۔ ہر پیغمبرؐ کے رفیق اور مہربان ہوتے ہیں ۔ بہشت میں میرے رفیق عثمان رضؓ ہیں۔ (باب فضائل حضرت عثمان رضؓ)

اعلام الاسلام صفحہ ۳۰۹ میں ہے "عثمان رضؓ جنتی ہیں اور ہمارے اہلبیتؓ میں ہیں"

ایک شخص کا جنازہ حضور نبی کریم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شخص عثمان رض سے بغض رکھتا تھا میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ (فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ ۳۰)

سبط رسول حضرت حسن رض مجتبیٰ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ و سلم کے نزدیک بمنزلہ قلب و جگر تھے۔ (بدر الدجیٰ صفحہ ۱۲ الجواہر المعنی لاحیاء)

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رض

بخاری شریف میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ علی رض میرے لئے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کے لئے۔ (باب فضائل حضرت علی رض)

اعلام الاسلام میں ہے، علی رض دنیا و آخرت میں ہمارے بھائی ہیں۔ (ص ۴۱)

تاریخ الخلفاء میں ہے جس نے علی رض سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی رض سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (ص ۱۷۸)

حضرت عمر رض فرماتے ہیں ہم لوگوں میں حضرت علی رض سب سے اچھے قاضی تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۰)

حضرت معاویہ رض نے حضرت علی کی شہادت کی خبر سنی تو زار زار رونے لگے۔ بیوی نے کہا۔ (تعجب ہے) آپ ان سے لڑتے بھی ہیں اور ان کے لئے روتے بھی ہیں۔ فرمایا تمہیں کیا خبر آج دنیا سے علم و فضل اور فقہ (کا پیکر) اٹھ گیا۔ (البدایہ والنھایہ جلد ۸ ص ۱۳)

کسی نے حضرت معاویہ رض سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے کہا۔ جاؤ حضرت علی رض سے پوچھو وہ ہم سے بڑے عالم ہیں۔ اس نے کہا میرے لئے آپ کا جواب ان کے جواب سے بہتر ہے حضرت معاویہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا تم نے بڑی بیہودہ بات کہی تو ایسے شخص کو ناپسند کرتا ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سے بھر دیا تھا۔

(ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۵)

امام اعظم ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں۔ انبیاء کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر رض پھر حضرت عمر رض ان کے بعد حضرت عثمان رض پھر حضرت علی رض ہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹)

حضرات خلفاء الراشدین رضی کی شان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات عالیہ

حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ علیٰ فرق المراتب نبوت محمدیؐ کے بار کے حامل ہیں اور حضرت علی مرتضیٰؓ مناسبت عیسوی اور غلبہ جذبات کے باعث زیادہ تر ولایت محمدیؐ کے بار کے حامل ہیں اور حضرت عثمان ذالنورینؓ (درمیانی حیثیت) کی وجہ سے نبوت محمدیؐ اور ولایت محمدیؐ دونوں نسبتوں کے حامل ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ اسی لحاظ سے بعض ان کو ذی النورین کہیں..... اور چونکہ حضرت علی مرتضیٰ پر ولایت محمدیؐ کی نسبت کا اثر غالب ہے اس لئے اولیاء اللہ اہنی سے نسبت رکھتے ہیں اور بہت سے گوشہ گیر اولیاء جن کو صرف کمالات ولایت ہی سے حصہ ملا ہے (اور کمالات نبوت سے ان کو مناسبت نہیں ہے) حضرت امیرؓ کے کمالات حضرات شیخینؓ سے زیادہ ظاہر ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر شیخین کی افضلیت پر اہلسنت کا اجماع نہ ہوتا تو ان اکثر اولیاء کا کشف حضرت علی مرتضیٰؓ ہی کی افضلیت کا فیصلہ کرتا۔ کیوں کہ حضرات شیخینؓ کے کمالات انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے مشابہ ہیں اور ان ارباب ولایت کی دسترس وہاں تک نہیں ہے۔ اور نیز ان کشف والوں کے کشف کی پرواز بھی ان "پیغمبرانہ کمالات" کی بلندی سے نیچے ہی نیچے ہے، ہاں، ہاں! کمالات ولایت ان کمالات نبوت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ اور ہیچ پیش پا افتادہ ہیں، کمالات ولایت تو کمالات نبوت کی بلندیوں تک پہونچنے کے لئے زینے ہیں اور ان دونوں میں مقدمات اور مقاصد یا مبادی اور مطالب کی نسبت ہے۔ نبوت کی روشنی سے دوری کے باعث بہت ممکن ہے کہ آج یہ بات بہت بہتوں پر گراں ہو اور وہ اسکو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں لیکن میں کیا کروں اور کیا کر سکتا ہوں، میری مثال تو طوطی کی سی ہے سکھانے والے نے جو اس کو سکھا دیا ہے وہی اس نے بول دیا۔

فضائل اہل بیت پاکؓ

اہلسنت میں اگر کوئی ایسا ہے جس کا پیمانہ دل اصحابؓ آپ کی محبت سے لبریز ہے مگر اہلبیت

رسول کی محبت سے لبریز نہیں تو وہ اہلسنت نہیں ۔ اہلسنت تو وہ ہیں جو اہلبیت و صحابہؓ کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں، ان سے یکساں محبت رکھتے ہیں اور دونوں کے فضائل و مناقب کو جان و دل سے قبول کرتے ہیں اور وہ اسی لئے کہ حضور اکرمؐ نے دونوں ہی کے ساتھ محبت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ۔ اہلبیت کے متعلق حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے ۔

جس نے میرے اہلبیت کے ساتھ نیک سلوک کیا حشر کے دن میں بھی اس کے ساتھ نیک سلوک کروں گا ۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ کے متعلق فرمایا۔ تمام عورتوں میں افضل ترین مریم بنت عمران ہیں اور خدیجہ بنت خویلد ۔ (مسلم شریف ۲/ ۱۵۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ کے متعلق فرمایا جس طرح ثرید تمام کھانوں میں افضل ہے اسی طرح عائشہ تمام عورتوں میں افضل ہیں ۔ (ایضاً مناقب عائشہؓ)

بیٹیوں میں بڑی بیٹی سیدہ زینبؓ کے متعلق فرمایا مجھے میری بیٹی زینب بہت محبوب تھی ۔ (مستدرک ۴/ ۴۳)

سیدہ فاطمہ زہرہؓ کے متعلق ارشاد فرمایا ۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھکو اذیت دی ۔ (مسلم شریف ۲/ ۱۴۶)

سیدنا علی مرتضیٰ، داماد رسول خدا، شوہر فاطمہ زہرہ حسنینؓ کے والد ماجد، خلیفۂ راشد کے فضائل حضرات خلفاء الراشدین کے باب میں گذر چکے ہیں :۔

جگر گوشۂ رسول سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین کے متعلق حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں حسن اور حسین جنت کے دو پھول ہیں ۔ ایک بار فرمایا ۔ خدایا ۔ میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں، تو بھی انھیں محبوب رکھ اور جو انھیں محبوب رکھے، اسکو بھی تو محبوب رکھ ۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضوا عنہ)

۱۶ ادا امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵ لہٰذا

فضائل امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

عام مجلسوں میں عموماً اور محرم کی مجلسوں میں خصوصاً ایک جماعت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ مورد لعن و طعن بناتی ہے جس سے بعض سادہ لوح سنی بھی متاثر ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے موضوع سے متعلق چند مستند احادیث اور فتاوے درج ذیل ہیں:۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین صحابی اور کاتب وحی تھے، سچے عاشق رسول اور محب اہلبیت تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امین حلیم کریم اور فہیم کے گرانقدر خطاب سے یاد فرمایا تھا، آپ بڑے عابد و زاہد اور متقی و پرہیز گار تھے۔ حضور نبی کریم صلعم آپ سے آخر تک خوش رہے اور متعدد بار آپ کو محبت بھری دعاؤں سے یاد فرمایا۔

ایک بار فرمایا! "خدایا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ ایک بار فرمایا! خدایا! معاویہ رضی اللہ عنہ کو قرآن اور حساب کا علم عطا فرما، انھیں، انھیں حکومت دے اور عذاب سے بچا۔

(ترمذی، احمد، ابن عساکر، کنز العمال، طبرانی وغیرہ باب فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ)

ایک بار فرمایا! معاویہ رضی اللہ عنہ سے اللہ محبت رکھتا ہے اور اللہ کا رسول بھی فان اللہ و رسولہ یحبانہ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو امیر معاویہ کو جہنمی کہے اس پر خدا کی لعنت (استیعاب) ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا ویسا ہی جرم ہے جیسا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنا۔ (شفا شریف) ۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والا جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(احکام شریعت ۱/۵۵)

(سلیمی پریس ۱۱)

فاتح مصر

حضرت عمرو بن العاص رض

سلام اللہ صدیقی جونپوری

وہ عالی مرتبہ صحابی ہیں جنہیں بیک وقت محب رسول اور محبوب رسول ہونے کا شرف بھی حاصل تھا اور کاتب رسول اور عامل رسول ہونیکی عزت بھی ملی تھی -

جو حوصلہ مند فاتح اور ثابت قدم جنرل تھے - اولوالعزم فرمانروا اور بیدار مغز مدبر بھی ____ یہی تھے جنہوں نے فلسطین سے لیکر بلاد مصر اور طرابلس تک اسلامی پرچم فاتحانہ شان سے لہرایا تھا اور تبلیغ کی عظیم خدمت انجام دی تھی -

لیکن ____

بعض معاندین صحابہ نے عیارانہ ڈھنگ سے اس طرح روایات وضع کیں، جن سے موصوف لوگوں میں بدنام اور مطعون ہوکر رہ گئے اور آپ کے کارہائے نمایاں پر بغض و عناد کے پردے پڑ گئے -

کتاب حضرت عمرو بن العاص میں تحقیقی اور مستند ماخذوں کے ذریعہ یہ سب پردے چاک کئے گئے ہیں :-

قیمت صرف ۲-۵۰

مکتبہ اسلامی ادب المدپورہ فاطمان بنارس

تاجدارِ مدینہ کی شہزادیاںؓ

از۔ سلام اللہ صدیقی جونپوری

اہلبیتؓ کے نام نہاد مدعیوں
کے مسلسل پروپگنڈے کا اثر یہ ہے کہ اکثر
اہلسنت بھی بس فاطمہ زہراؓ کے نام نامی سے باخبر ہیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادیوں سے انکی
عقیدتوں کا کوئی پیوند نہیں۔ یہ کتاب اس مجرمانہ لاپروائی کے
ازالہ کی ایک عمدہ کوشش ہے۔ جو تحقیقی مواد پر مشتمل ہے۔

جسے

ادارۂ بتول ۴م۔ اے۔ ذیلدار پارک اچھرہ
لاہور نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے

قیمت
چودہ آنے

قیمت
۸۸ نئے پیسے

پتہ

مکتبۂ اسلامی ادب للہ پورہ (فاطمان)، بنارس